



سوال

(98) کسی کو جنتی یا جہنمی کہا جاتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے کچھ الفاظ سنے ہیں جو کہ عام لوگ اپنی بات چیت میں اکثر استعمال کرتے ہیں، میں ان کے متعلق اسلام کا موقف معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کا ذکر کرتے ہوئے عموماً ’فلاں صاحب مرحوم‘ کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی صاحب حیثیت و صاحب منصب ہو تو (الْمَغْشُورُ لِرَءْفُلَانٍ) بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ کیا ان لوگوں نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ (آل عمران ۳ ۱۸۷)

”اور جب اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ لیا جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے ضرور لوگوں کے لئے بیان کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں، لہذا فتویٰ ارشاد فرمائیے۔“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا کسی شخص کو بخش دینا یا موت کے بعد اس پر رحم فرمانا ان غیبی معاملات میں شامل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کے بعد جس فرشتے، نبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اطلاع دے دے وہ جان سکتا ہے۔ کسی اور فرد کا کسی میت کے بارے میں یہ کہنا کہ اللہ نے اسے بخش دیا ہے یا اس پر رحم کر دیا ہے، جائز نہیں۔ سوائے اس شخص کے جس کے متعلق نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان موجود ہو۔ اس کے بغیر ایسی بات کہنا ہوا میں تیر چلانے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ لَا يَلْعَلُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (النمل ۲۷ ۶۵)

”(اے پیغمبر!) فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔“

اور فرمایا:

عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ اَحَدًا اِلَّا مَن ارٰدُ مِنَ رَّسُوْلٍ (الحج ۷۲ ۲۷-۲۸)

”وہ غیب جلنے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، مگر جس رسول کو (کچھ بتانا) پسند کرے“

لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اس کی مغفرت فرمادے اور اس پر رحم فرمادے لہذا اس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنی چاہئے نہ کہ اس کے بارے میں یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ اس کی مغفرت ہوگئی ہے اور اس پر رحمت کر دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيُغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (النساء ۴۸)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ (یہ جرم) معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے۔ اس کے سوا (دوسرے گناہ) جس کے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔“

صحیح بخاری میں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون ام العلاء رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا اور یہ خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف رکھتی ہیں، وہ فرماتی ہیں (ہجرت کے موقع پر) مہاجرین کو قرعہ اندازی کر کے (انصار پر) تقسیم کیا گیا (اور انہیں بھائی بھائی بنا دیا گیا) ہمارے حصہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے۔ ہم نے انہیں اپنے گھروں میں رہائش مہیا کی۔ پھر (کچھ عرصہ بعد) وہ بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں ان کی وفات ہو گئی۔ جب وہ فوت ہو گئے اور انہیں غسل دے کر کفن کے کپڑے پہنا دیئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا: ”اے ابوسائب (عثمان بن مظعون)! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، میں تو تیرے بارے میں یہی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت بخشی ہے“ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(وَمَا يَذْرُوكُ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ)

”تجھے کیا معلوم کہ اللہ نے اسے عزت بخش دی ہے؟“ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! (اگر اس شخص کی بھی عزت افزائی نہیں ہوتی تو پھر) اللہ تعالیٰ اور کس کی عزت افزائی فرمائے گا؟“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أَنَا هُوَ فَتَهْدِيهِ جَاهُ الْيَقِينِ وَاللَّهُ أَنَّى لَأَرْجُوهُ أَنْتُمْ وَاللَّهُ بَأْذَرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي)

”اس کے پاس یقینی چیز (موت) آچکی ہے۔ قسم اللہ کی! میں اس کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔“ ام العلاء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کی صفائی نہیں دوں گی (کہ وہ یقیناً صالح اور بخشتا ہوا ہے)“ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ بات فرمائی ہے کہ

(وَاللَّهُ بَأْذَرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي)

”مجھے بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

تو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تھی:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (الفتح ۲۸-۲۹)

”یقیناً ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو اگلی پچھلی لغزشیں معاف فرمادے۔“

اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر نہیں دی تھی کہ آپ جنت میں جائی گے۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

البحیة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق محضی، صدر عبدالعزیز بن باز قنوی (۱۴۱۶ھ)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى ابن باز رحمه الله

جلد دوم - صفحہ 108

محدث فتویٰ